# کتبِ اہلِ کتاب پڑھنے اور نقل کرنے کا حکم

فضیلۃ الشیخ **محمد بن صالح العثیمین** رحمۃ اللہ علیہ

فضیلۃ الشیخ **مشہور بن حسن آل سلمان** حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ **یحیی بن علی الحجوری** حفظہ اللہ

ترجمہ، ترتیب واضافہ جات

طارق علی بروہی

| | | |
|---|---|---|
| نام کتاب | : | کتبِ اہل کتاب پڑھنے اور نقل کرنے کا حکم |
| مؤلفین | : | فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمۃ اللہ علیہ |
| | | فضیلۃ الشیخ مشہور حسن و یحیی الحجوری حفظہم اللہ |
| ترجمہ، ترتیب و اضافہ جات | : | طارق علی بروہی |
| صفحات | : | ۹ |
| ناشر | : | اصلی اہل سنت ڈاٹ کام |


اصلی اہل سنت
ASLIAHLESUNNET.COM

# فہرست مضامین


| نمبر شمار | مضامین | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۱ | فرمانِ الہی: قرآن مجید تمام سابقہ آسمانی کتب کا ناسخ ونگہبان ہے | ۴ |
| ۲ | فرمانِ نبوی:قرآن کریم کے ہوتے ہوئے تم کسطرح اہل کتاب سے پوچھتے ہو! | ۴ |
| | قصۂ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ | ۵ |
| | کتب اہل کتاب پڑھنے کا حکم | ۶ |
| | حدیث: بنی اسرائیل سے روایت کرنے میں کوئی حرج نہیں اور قصۂ عمر میں موافقت | ۸ |
| | تورات وانجیل سے نقل کی تحریم سے متعلق مفید کتاب | ۹ |

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

## فرمانِ الٰہی

## قرآن مجید تمام سابقہ آسمانی کتب کا ناسخ و نگہبان ہے

﴿ وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ عَمَّا جَاءَكَ مِنَ الْحَقِّ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا ﴾

**(المائدۃ: ۴۸)**

(اور ہم نے آپ کی طرف حق کے ساتھ یہ کتاب نازل فرمائی ہے جو اپنے سے اگلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور ان کی محافظ وان پر نگہبان ہے، اس لئے آپ ان کے آپس کے معاملات میں اسی اللہ تعالی کی اتاری ہوئی کتاب کے ساتھ حکم کیجئے، اس حق سے ہٹ کر ان کی خواہشوں کے پیچھے نہ جایئے تم میں سے ہر ایک کے لئے ہم نے ایک شریعت اور منہج مقرر کردیا ہے)

## فرمانِ نبوی ﷺ

## قرآن کریم کے ہوتے ہوئے تم کسطرح اہل کتاب سے پوچھتے ہو!

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

باب نبی اکرم ﷺ کا فرمان "اہل کتاب سے دین کی کوئی بات نہ پوچھو"، سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ: ’’كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ وَكِتَابُكُمُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ

أَحْدَثُ تَقْرَءُونَهُ مَحْضًا لَمْ يُشَبْ؟ وَقَدْ حَدَّثَكُمْ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ بَدَّلُوا كِتَابَ اللهِ وَغَيَّرُوهُ وَكَتَبُوا بِأَيْدِيهِمُ الْكِتَابَ، وَقَالُوا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللهِ ﴿لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلا﴾ أَلَا يَنْهَاكُمْ مَا جَاءَكُمْ مِنَ الْعِلْمِ عَنْ مَسْأَلَتِهِمْ؟ لَا وَاللهِ مَا رَأَيْنَا مِنْهُمْ رَجُلًا يَسْأَلُكُمْ عَنِ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيْكُمْ " (صحیح بخاری حدیث ۷۳۶۳ کتاب وسنت کو مضبوطی سے تھامے رکھنے کا بیان) (تم اہل کتاب سے کسی چیز کے بارے میں کیوں پوچھتے ہو جبکہ تمہاری کتاب جو رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی وہ تازہ بھی ہے اور محفوظ بھی اور تمہیں اس نے بتا بھی دیا ہے کہ اہل کتاب نے اپنا دین بدل ڈالا اور اللہ کی کتاب میں تبدیلی کر دی اور اسے اپنے ہاتھ سے از خود بنا کر لکھا اور کہا کہ یہ اللہ تعالی کی طرف سے ہے تاکہ اس کے ذریعہ دنیا کا تھوڑا سا مال کما لیں۔ تمہارے پاس (قرآن وحدیث کا) جو علم آیا ہے کیا وہ تمہیں ان سے پوچھنے سے روکتا نہیں؟! اللہ کی قسم! میں تو نہیں دیکھتا کہ اہل کتاب میں سے کوئی تم سے اس کے بارے میں پوچھتا ہو جو تم پر نازل کیا گیا ہو۔

## قصہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: "أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِكِتَابٍ أَصَابَهُ مِنْ بَعْضِ أَهْلِ الْكُتُبِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي أَصَبْتُ كِتَابًا حَسَنًا مِنْ بَعْضِ أَهْلِ الْكُتُبِ، قَالَ: فَغَضِبَ، وَقَالَ: أَمُتَهَوِّكُونَ فِيهَا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَقَدْ جِئْتُكُمْ بِهَا بَيْضَاءَ نَقِيَّةً، لا تَسْأَلُوهُمْ عَنْ شَيْءٍ فَيُخْبِرُوكُمْ بِحَقٍّ فَتُكَذِّبُوا بِهِ، أَوْ بِبَاطِلٍ فَتُصَدِّقُوا بِهِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ كَانَ مُوسَى حَيًّا الْيَوْمَ مَا وَسِعَهُ إِلا أَنْ يَتَّبِعَنِي" (اسے مصنف ابن ابی شیبہ ۲۵۸۳۴ اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا اور شیخ البانی نے حسن قرار دیا ہے) (عمر رضی اللہ عنہ بعض اہل کتاب سے حاصل شدہ ایک کتاب (تورات کے کچھ صفحات) رسول اللہ (ﷺ) کی خدمت اقدس میں لے کر آئے، اور فرمایا یا رسول اللہ ﷺ مجھے بعض اہل کتاب کی طرف سے یہ اچھی سے کتاب ملی ہے۔ جس پر آپ (ﷺ) بہت غصہ ہوئے اور فرمایا: کیا

تم ابھی تک ان کی بھول بھلیوں میں پڑے ہوئے ہو یا ابن خطاب!؟ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تمہارے پاس واضح وشفاف (شریعت) لے کر آیا ہوں۔ اہل کتاب سے کسی چیز کی بابت نہ دریافت کرو ہوسکتا ہے کہ وہ کسی سچی بات کی خبر دیں تو تم اسے جھٹلادو، یا پھر کسی باطل کی خبر دیں تو تم اس کی تصدیق کردو۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر آج (صاحب تورات) موسی علیہ الصلاۃ والسلام بھی خود زندہ ہوتے تو انہیں بھی میری اتباع کے سوا چارہ نہ ہوتا) اس کے بعد سے عمر رضی اللہ عنہ نے اہل کتاب کی کتابوں سے پڑھنا چھوڑدیا۔

## کتب اہل کتاب پڑھنے کا حکم

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا: احسن اللہ الیکم، سوال ہے کہ دیگر آسمانی کتابوں کو پڑھنے کا کیا حکم ہے جبکہ ہم ان کا تحریف شدہ ہونا جانتے بھی ہیں؟

جواب:

- ❖ اولاً: ہم پر یہ جاننا واجب ہے کہ ایسی کوئی آسمانی کتاب نہیں جس کی قرأت یا پڑھنے سے ہم اللہ تعالی کی عبادت کا قصد کریں اور نہ ہی کوئی ایسی کتاب ہے جس کی شریعت کے مطابق انسان اللہ تعالی کی عبادت کرے سوائے ایک کتاب کے جو کہ قرآن مجید ہے۔ کسی کے لئے حلال نہیں کہ وہ انجیل وتورات کا مطالعہ کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی جاتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تورات کا ایک صحیفہ دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غضبناک ہوگئے اور فرمایا: "أفي شكٍ أنت يا ابن الخطاب" (اے خطاب کے بیٹے کیا تو شک میں ہے) اگرچہ اس حدیث کی صحت میں کچھ نظر ہے لیکن یہ بات صحیح ہے کہ قرآن کریم کے علاوہ کسی سے ہدایت نہیں۔

❖ دوسری بات یہ کہ جو کتابیں نصاری یا یہودیوں کے پاس آج ہیں کیا یہ آسمان سے نازل ہوئی ہیں؟ انہوں نے تو انہیں تحریف کردیا، بدل دیا اور تغییر کرلی چناچہ اس کی توثیق نہیں کی جاسکتی کہ جو کچھ ان کے پاس ہے وہ اللہ تعالی کی جانب سے نازل کردہ ہے۔

❖ تیسری بات یہ کہ تمام سابقہ نازل شدہ کتابیں قرآن کریم کے ذریعہ منسوخ ہوچکی ہیں جن کی مطلقاً کوئی ضرورت نہیں۔ البتہ اگر ہم فرض کریں کہ کوئی دینی غیرت کا حامل[1] اور دینی علم میں بصیرت رکھنے والا طالبعلم[2] یہود و نصاری کی کتابوں کا مطالعہ کرتا ہے تاکہ وہ ان کتابوں میں سے ان کا رد کرسکے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں کہ وہ ان کا مطالعہ کرلے محض اس مصلحت کی خاطر۔

البتہ رہا معاملہ عوام الناس کا تو ہرگز نہیں بلکہ میں اسے واجب سمجھتا ہوں کہ جو کوئی بھی ان کتابوں میں سے کچھ پائے تو اسے جلا ڈالے۔ نصاری (ان پر تاقیامِ قیامت اللہ تعالی کی لعنت ہو) آجکل لوگوں میں اپنی کتاب جس کے بارے میں وہ انجیل ہونے کا دعوی کرتے ہیں پھیلا رہے ہیں، جس کی شکل بھی باکل مصحفِ قرآنی سے ملتی جلتی ہے اور صحیح اعراب کے ساتھ ہے، اس میں فواصل بھی ہیں جیسے قرآنی سورتوں کے فواصل ہوتے ہیں، پس جو شخص مصحف قرآنی کو نہیں جانتا جیسے ایک مسلمان آدمی جو پڑھنا نہیں جانتا جب وہ اسے (انجیل کو) دیکھتا ہے تو قرآن سمجھ بیٹھتا ہے۔ یہ سب ان کی خباثت و اسلام کے خلاف دسیسہ کاریاں ہیں۔ لہذا اے مسلمان بھائی! اگر آپ ایسا کچھ دیکھیں تو اس کے جلا دینے میں جلدی کیجئے آپ کے لئے اجر ہوگا کیونکہ یہ اسلام کے دفاع میں شمار ہوگا۔

[فتاوی نور علی الدرب: متفرقہ]

---

[1] کیا اسے دینی غیرت کا نام دیا جاسکتا ہے کہ کوئی یہ کہے: "یہ جاننے کے لئے کہ کون سی کتاب واقعی اللہ تعالی کی کتاب ہے ہمیں اسے آخری کسوٹی جو کہ اس دور میں سائنس ہے پر پیش کرنا ہوگا۔ ( Symposium- Religion in the right perspective دین صحیح تناظر میں) چناچہ ایسے لوگوں نے ہر آن تغییر پذیر سائنس کو اللہ تعالی کی وحی پر حاکم و جانچنے کی کسوٹی بنا لیا جبکہ صحیح مؤقف تو یہ ہے کہ اللہ تعالی کی کتاب کو سائنس ہی نہیں بلکہ ہر چیز پر حاکم و جانچنے کی کسوٹی بنایا جاتا۔ (مترجم)

[2] اور دینی بصیرت کی بنیاد قرآن، سنت اور منہج سلف صالحین ہے۔ (مترجم)

## حدیث: بنی اسرائیل سے روایت کرنے میں کوئی حرج نہیں اور قصۂ عمر میں موافقت

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کے مشہور تلمیذ شیخ مشہور بن حسن آل سلمان حفظہ اللہ سے سوال کیا گیا: ہم ان دو احادیث میں کسطرح موافقت پیدا کریں گے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا فرمان ہے: "حَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ" (صحیح سنن ابی داود: ۳٦٦۲) (بنی اسرائیل سے روایت کردو کوئی حرج نہیں) اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا عمر رضی اللہ عنہ پر انکار کرنا جب وہ تورات لے کر آئے؟

جواب: "حَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ" (بنی اسرائیل سے روایت کردو کوئی حرج نہیں) والی حدیث ایک عارضی وپیش آمدہ شئ سے متعلق ہے، یہ نہیں کہ انسان اسی کام کے لئے فارغ ہو اور ان کی کتابوں کو دیکھے اور اس پر علمی سرگرمی کرے[1]، اور ہم ہمیشہ طالبعلموں کو خبردار کرتے ہیں کہ وہ باطل پر تربیت نہ پائیں اور مشتبہ واہل بدعت کی کتابوں کو نہ پڑھیں۔ کیونکہ طالبعلم کے لئے جو اصل ہے وہ اپنی علمی سرگرمی کی ابتداء میں ہی اپنا مرجع ومشرب پاک رکھیں، صرف صحیح وثابت شدہ چیزوں کو ہی اخذ کریں، یہاں وہاں تانک جھانک کرنا، منہ ماری کرنا اور تجربے کرنا ہمارے دین میں سے نہیں، ہمارا دین تو کتاب وسنت ہے، لیکن اگر بنی اسرائیل سے کوئی چیز ایسے ہی سامنے آجائے (جس کی قرآن وسنت تصدیق کرتے ہوں) تو اسے بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

لیکن جو صحیفہ عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں میں تھا وہ کوئی بات یا روایت نہیں تھی بلکہ وہ تو ایک عقیدت تھی کہ اسے پڑھیں گے اور غور کریں گے، جبکہ اس میں کچھ باتیں ایسی تھی جسے بیان کرنا جائز تھا اور بعض

---

[1] جیسا کہ بعض بین الاقوامی داعیان اسلام ان کتابوں کا باقاعدہ طالبعلم ہونے کا دعوی کرتے ہیں، اور برصغیر کے عام مسلمان جن کی اکثریت قرآن وحدیث کا علم نہ رکھنے کی وجہ سے خود اپنے عقائد سے ناواقف ہیں اور مختلف اقسام کی بدعقیدگیوں میں مبتلا ہیں کو غیر مسلموں کے چند مشہور شبہات کا جواب یاد کرلینے کے بعد ویدا (ہندوؤں کی مذہبی کتاب) وغیرہ کی عبارات یاد کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم عالمی مذاہب کی مقدس کتابوں میں) (مترجم)

ایسی تھیں جنہیں بیان کرنا جائز نہ تھا، تو (ان دو حدیثوں میں بیان ہونے والی) دونوں حالتیں مختلف ہیں۔ لہذا ان دونوں میں تناقص تو دور کی بات ہے تعارض بھی نہیں ہے، واللہ اعلم۔

(شیخ کی آفیشل ویب سائٹ سے لیا گیا)

اور بعض علماء کے نزدیک (بنی اسرائیل سے روایت کردو کوئی حرج نہیں) والی حدیث قصۂ عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ منسوخ ہے۔ واللہ اعلم۔

## تورات وانجیل سے نقل کی تحریم سے متعلق مفید کتاب

شیخ یحیی بن علی الحجوری حفظہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے "سیر أعلام النبلاء" میں کعب بن ماتع الاحبار رضی اللہ عنہ کے حالات زندگی کے بارے میں ذکر کرتے ہوئے ان سے نقل فرمایا "أنها لا تجوز القراءة فی تلك الكتب" (ان کتابوں میں سے پڑھنا جائز نہیں) اور اسی طرح کی بات عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے حالات زندگی میں بھی نقل فرمائی۔ امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس موضوع پر تالیف فرمائی ہے "الأصل الأصيل فی تحريم النقل من التوراة والإنجيل" (توارت وانجیل سے نقل کرنے کی تحریم پر مضبوط بنیاد) جس کی جانب رجوع کیا جائے۔

(الجواب علی ثلاثین سؤالاً سے ماخوذ)

وصلی اللہ علی نبینا محمد وعلی آله وصحبه وسلم